ذکر خیر قطب العصر حضرت خواجہ سید عبد اللہ چشتی مودودی بھکری ثم شیخ پوری قدس سرہٗ

از: سید محمد سلمان چشتی

خانقاہ چشتیہ، چھوٹا شیخ پورہ، نوادہ

سلسلہ چشتیہ میں بے شمار صوفیائے کرام نے اپنی ذات کی نفی کر کے انسانیت کی بے لوث خدمت کو اپنا کر حکم خدا کی تکمیل کی، ایسے ہی صوفیائے عظام میں ایک معتبر اور دسویں صدی کے عظیم صاحب ولایت و معرفت بزرگ قطب العصر حضرت خواجہ سید عبد اللہ چشتی قدس سرہٗ کی ذات گرامی کا بھی ہے، جو بحر شریعت کے غواص، میدان طریقت کے معتمد خاص اور سلاسل طریقت میں مشرب و مشائخ چشت کے طریقہ پر گامزن تھے۔

آپ کا اسم گرامی سید عبد اللہ لقب قطب العصر، پیرزادۂ سلطان الہند ہے۔

آپ کی ولادت وسعادت قدیم بھکر سندھ میں ہوئی، وہیں بزگان خاندان کے سایہ جملہ علوم و فنون کی تحصیل فرمائی، آپ کا سنہ ولادت و وصال کا ذکر تلاش بسیار کے باوجود حاصل نہ ہوسکا، البتہ تذکرہ کی کتابوں اور قدیم دستاویز سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کی صوبۂ بہار میں تشریف آوری نویں صد ی ہجری کے اواخر کا زمانہ میں ہے۔

خاندانی شرف:

حضرت قطب العصر خواجہ سید عبد اللہ چشتی قدس سرہٗ کا خاندان علمی و عرفانی اعتبار سے امتیازی حیثیت کا حامل ہے، آپ کا سلسلہ نسب آٹھ واسطوں میں سلسلہ چشتیہ کے مشہور بزرگ حضرت قطب الاقطاب خواجہ سید قطب الدین مودود چشتی قدس سرہٗ متوفیٰ ۵۲۷ھ سے جا ملتا ہے۔ وہ نسب پدری یہ ہے:

حضرت خواجہ سید عبداللہ چشتی بن خواجہ سید اسد اللہ چشتی بن خواجہ سید برہان الدین چشتی بن خواجہ عبدالرحمن چشتی بن خواجہ سید محمد جان چشتی بن خواجہ سید سمعان ثانی چشتی بن خواجہ سید منصور چشتی بن خواجہ سید قطب الدین مودود چشتی قدست اسرارہم۔ (کنز الانساب ص ۱۰۴)

حضرت خواجہ سید مودود چشتی قدس سرہٗ اپنے وقت کے قطب الاقطاب، صاحب اصرار، مشائخ چشت کے شیخ الشیوخ اور حضرت خواجہ غریب نواز کے پردادا پیر ہیں۔ آپ کو خرقہ خلافت اپنے والد حضرت خواجہ سید ابو یوسف چشتی قدس سرہ سے حاصل ہوا تھا۔ آپ کی اولاد وامجاد آپ کی نسبت سے سادات مودودی کہلائے، آپ صحیح النسب سادات حسینی ہیں۔ سلسلہ نسب حسب ذیل ہے:

حضرت خواجہ سید قطب الدین مودود چشتی بن خواجہ ابو یوسف چشتی بن خواجہ سمعان چشتی بن خواجہ ابراہیم بن خواجہ حسین بن خواجہ عبداللہ بن سید حسین اصغر بن سیدنا امام علی نقی بن سیدنا امام علی تقی بن امام علی رضا بن سیدنا امام موسی کاظم بن امام جعفر صادق بن امام باقر بن سیدنا امام زین العابدین بن سیدنا امام حسین بن سیدنا مولی علی مرتضی رضی اللہ عنہم اجمعین۔ (کنز الانساب صفحہ ۱۰۳)

حضرت خواجہ سید قطب الدین مودود چشتی قدس سرہٗ کی اولاد کثیر تھے، اور تمام صاحبزادگان اپنے والد کے تربیت وفیض یافتہ تھے، ان میں دو صاحبزادے کے اسماء یہ ہیں:

(۱) حضرت خواجہ سید ابو احمد نجم الدین چشتی مودودی قدس سرہٗ جو والد کے بعد مسند سجادگی پر فائز ہوئے۔ (۲) حضرت خواجہ سید منصور چشتی مودودی قدس سرہٗ ہیں ان کی اولاد میں بانئ خانقاہ چشتیہ حضرت خواجہ سید عبداللہ چشتی مودودی بھکری ثم شیخ پوروی قدس سرہٗ ہیں۔

حضرت خواجہ سید منصور چشتی مودودی کے فرزند خواجہ سید سمعان ثانی چشتی اور ان کے فرزند سید السادات خواجہ سید محمد جان چشتی مرید وخلیفہ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدست اسرہم۔

اکثر کتب وسیر میں لکھا ہے کہ چھٹی صدی ہجری کا دور جنگ وجدال اور ہنگاموں کا دور تھا اور خراسان اور اس کے نواح کے اکثر مشائخ وصوفیہ فتنۂ چنگیز وتاتار سے پریشان ہوکر ہندو پاک کے

علاقے میں سکونت اختیار کئے تھے، کہا جاتا ہے کہ حضرت سید السادات خواجہ سید محمد جان چشتی مودودی قدس سرہ بھی اسی زمانے میں چشت سے ہجرت فرما کر قدیم بھکر میں اقامت گزیں ہو گئے تھے۔

سید السادات حضرت خواجہ سید محمد جان چشتی مودودی (مرید وخلیفہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی) کے بعد آپ کے فرزند وخلیفہ حضرت خواجہ سید عبد الرحمن چشتی اور ان کے فرزند وخلیفہ خواجہ سید برہان الدین چشتی اور ان کے فرزند وخلیفہ حضرت خواجہ سید اسد اللہ سلطان کنج نشیں چشتی بھکری والد خواجہ سید عبد اللہ چشتی بھکری قدست اسرارہم ہیں۔

سید المشائخ حضرت خواجہ سید اسد اللہ چشتی مودودی سلطان کنج نشیں چشتی بھکری قدس سرہ، ولایت ودرویشی کے جامع اور صاحب باکمال بزرگ تھے۔''یادگار احمدی'' میں ہے کہ آپ اپنے فرزند خواجہ سید عبد اللہ چشتی بھکری قدس سرہ سے قبل بہار (کے کسی علاقہ میں) تشریف لائے تھے اور یہاں گوشۂ تنہائی میں رہ کر یاد الٰہی میں مصروف تھے، بعد ازاں شیخپورہ نوادہ تشریف لائے اور یہیں بتاریخ ۱۶ محرم الحرام کو اسودۂ خواب ہوئے، آپ کا مزار شریف اسی بستی میں حضرت قطب العصر کے روضۂ مبارک سے بجانب مغرب تھوڑے فاصلے پر واقع ہے۔

صاحب مخزن الانساب کے مطابق: سید المشائخ حضرت خواجہ سید اسد اللہ چشتی قدس سرہٗ کے دو صاحبزادے تھے۔ بڑے صاحبزادے اور جانشیں قطب العصر حضرت خواجہ سید عبد اللہ چشتی بھکری ثم شیخ پوروی قدس سرہٗ اور چھوٹے صاحبزادے حضرت خواجہ سید احمد اللہ چشتی قدس سرہٗ، کڑا، مانکپور نزد الہ آباد میں مقیم ہوئے۔

حضرت قطب العصر کی صوبۂ بہار میں آمد:

قطب العصر حضرت خواجہ سید عبد اللہ چشتی قدس سرہٗ اپنے مولد وطن قدیم بھکر نواح سندھ سے سیر وسیاحت کرتے ہوئے بہار شریف آستانہ مخدوم جہاں شیخ شرف الدین احمد یحیٰ منیری قدس سرہٗ پر حاضر ہوئے۔ بعد ازاں حضرت مخدوم جہاں کے اشارۂ روحانی کے باعث چھوٹا شیخ پورہ، نوادہ میں کو اپنا

مستقر بنا کر تبلیغ رشد و ہدایت کا انجام دیا، آپ کی کرامات و خوارق آج بھی اطراف میں زبان و زد عام ہے۔

حضرت سید شاہ حسین الدین گیاوی قدس سرہٗ لکھتے ہیں:

"زمانہ شاہان مغلیہ میں آپ (حضرت قطب العصر) ٹھٹھہ بھکر سے روانہ ہو کر سیر و سیاحت کرتے ہوئے بہار پہنچے، حضرت مخدوم الملک شاہ شرف الدین احمد یحیٰ منیری قدس سرہٗ کے آستانہ سے بشارت ہوئی کہ اسی قرب و جوار میں قیام کی ضرورت ہے، مسواک و عصا سے جگہ کی تعین ہو جائے گی، چنانچہ بہار شریف سے چودہ کوس پر دکھن کی جانب ایک جگہ شب باش ہوئے، اور صبح کو مسواک جو وضو کے بعد زمین میں نصب کردی گئی تھی ہری ہوگئی اور پتے نکل آئے، عصا جو زمین میں نماز کے وقت گاڑ دیا گیا تھا جب نکالا گیا تو پانی کا چشمہ جاری ہوا، آپ نے ان علامات کو دیکھ کر اپنی جگہ سمجھا اور مستقل قیام کا ارادہ کر کے یاد الٰہی میں مشغول ہوگئے۔ (ماہ نامہ صوفی، پنجاب ۱۹۲۴ء)

صاحب مخزن الانساب کچھ اسطرح لکھتے ہیں:

"حضرت خواجہ عبد اللہ چشتی پسر اکبر خواجہ سید اسداللہ چشتی را بیعت و خلافت از پدر خود حضرت خواجہ سید اللہ چشتی است، وے از ٹھٹہ بھکر بہ بہار آمد و بموضع شیخپورہ متصل قصبہ نرہٹ ضلع قیام فرمود و بدانجا برحمت حق پیوست، عرس او سال بسال بتاریخ چہار دہم ماہ رجب المرجب آنجا بکمال آب و تاب انجام می یابد۔ یعنی حضرت خواجہ سید عبد اللہ چشتی پسر اکبر خواجہ سید اسد اللہ چشتی، کو بیعت و خلافت اپنے والد حضرت خواجہ سید اسد اللہ چشتی سے حاصل ہوئی ہے، وہ ٹھٹہ (قدیم) بھکر سے ہجرت فرما کر بہار آئے اور موضع شیخپورہ قصبہ نرہٹ ضلع گیا (نوادہ) میں قیام فرمایا، اور یہیں رحمت حق سے جا ملے، عرس ہر سال یہاں بتاریخ ۱۴ رجب المرجب کو پوری آب و تاب سے منایا جاتا ہے" (مخزن الانساب، صفحہ ۵۶)

خواجہ کنواں:

حضرت قطب العصر خواجہ سید عبداللہ چشتی قدس سرہٗ کی آمد کے بعد جس جگہ سے پانی کا چشمہ جاری ہوا تھا، اسی مقام پر ایک بڑا کنواں تیار ہو گیا تھا، جو آپ کی طرف منسوب ہوکر ''خواجہ کنواں'' کے نام سے مشہور و معروف ہوا، اور اس خواجہ کنواں سے صدیوں تک دور دراز سے آنے والے زائرین اور عوام و خواص بطور تبرک پانی لے جاتے اور شفایاب ہوتے رہے، یہ خواجہ کنواں آج بھی خانقاہ سے قریب ہی راستے میں لب روڈ واقع ہے۔

اہل و عیال:

آپ کی ایک محل مبارک حضرت بی بی رکن صاحبہ کے بطن پاک سے دو صاحبزادے اور ایک صاحبزادی متولد ہوئیں، پسر اکبر حضرت خواجہ سید نصیر الدین المعروف بہ شاہ صلاح الدین چشتی قدس سرہٗ، پسر خرد حضرت خواجہ سید قطب الدین قطب ثانی چشتی قدس سرہ، صاحبزادی حضرت بی بی صالحہ صاحبہ زوجہ حضرت ہیبت العشاق خواجہ سید عاشق چشتی قدس سرہ خلیفہ حضرت قطب العصر، یہ لوگ آپ کے ہمراہ تشریف لائے تھے، ان تمام بزرگوں کے مزارات اسی بستی میں زیارت گاہ خلائق ہے۔

بیعت و خلافت:

قطب العصر حضرت خواجہ سید عبداللہ چشتی قدس سرہٗ مختلف مشائخ کی صحبت میں رہیں، لیکن بیعت و خلافت اپنے والد حضرت خواجہ سید اسد اللہ چشتی قدس سرہ سے تھی، اور خواجہ سید اسد اللہ چشتی قدس سرہ کو آبا و اجداد سے دست بدست سلسلہ چشتیہ قطبیہ میں خلافت حاصل تھی، سلسلہ چشتیہ نظامیہ میں حضرت خواجہ گیسو دراز بندہ نواز قدس سرہ کے واسطہ سے اجازت حاصل تھی، دونوں سلسلوں کی اجازت و خلافت آج بھی خانوادۂ چشتیہ میں مروج ہے۔

قدیم سلسلہ چشتیہ قطبیہ: حضرت خواجہ سید عبداللہ چشتی کو اپنے والد حضرت خواجہ سید اسد اللہ چشتی سے ان کو اپنے والد خواجہ سید برہان الدین چشتی سے ان کو اپنے والد خواجہ سید

عبدالرحمن چشتی سے ان کو اپنے والد خواجہ سید محمد جان چشتی مودودی ان کو اپنے پیر حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی سے ان کو اپنے مرشد حضرت خواجہ سید معین الدین چشتی اجمیری قدست اسرارہم سے اجازت تھی۔

قیام خانقاہ:

دنیا میں جہاں بھی کسی خطہ میں دین اسلام کا فروغ ہوا تو اولیائے کرام کی کاوش اور محبت کی بدولت ہوا، جب بھی کسی ولئ کامل نے کسی دور دراز علاقہ میں جا کر تبلیغ اسلام کی خاطر قیام کیا تو اس ولئ کامل کی ارد گرد بہت سے طالبان مولیٰ جمع ہونے لگے، ان طالبان مولیٰ کی باطنی تربیت کے لئے ایک خاص جگہ تشکیل دی گئی، تاکہ دور دراز سے آنے والے تشنگان علم و عرفان کو صحبت صوفیا میں رہنے کا زیادہ سے زیادہ موقع فراہم ہوں، اس خاص جگہ کا نام خانقاہ رکھا گیا۔

قطب العصر حضرت خواجہ سید عبداللہ چشتی قدس سرہٗ کا شیخ پورہ نوادہ میں مستقل قیام کے بعد علاقہ کے راجہ نے آپ کو اپنا بیٹھکا جو ٹیلہ نما جگہ پر واقع ہے، اسے خراج عقیدت میں پیش کیا، جہاں آج بھی آپ کی اولاد و امجاد آباد ہیں، اسی مقام پر حضرت قطب العصر نے خانقاہ اور حجرہ کی تعمیر فرمائی۔ خانقاہ میں محافل ذکر و فکر اور روحانی تربیت فرماتے اور حجرہ شریف میں آپ اور آپ کے بعد کے سجادگان حضرات عبادت و ریاضت اور اوراد و وظائف میں اوقات صرف کرتے تھے۔ اسی خانقاہ میں پانچ پتھر بھی اب تک محفوظ ہے جس پر حضرت قطب العصر اور آپ کے ہمراہ حضرات نماز پنج گانہ ادا کرتے تھے۔

خانقاہ چشتیہ سرزمین صوبۂ بہار کی قدیم چشتی خانقاہ ہے، اس خانقاہ کے قیام و بنا کو تقریباً چھ سو برس کا عرصہ گزر چکا ہے، حضرت قطب العصر خواجہ سید عبداللہ چشتی قدس سرہٗ کی اس خانقاہ مقدس سے سینکڑوں صوفیائے کرام پیدا ہوئے، جنہوں نے اپنے چراغ اسی شمع ہدایت سے روشن کئے اور دنیا میں درخشندگی پھیلائی۔ حضرت قطب العصر کی نسل کے بارہویں پشت میں اس خانقاہ کے موجودہ سجادہ نشیں شیخ طریقت عین العلماء حضرت مولانا سید شاہ عین الدین چشتی المودودی مدظلہ بزرگان دین کی روحانی تعلیمات کے سلسلے گراں قدر خدمات انجام دے رہے ہیں۔

حضرت قطب العصر کا عرس سراپا قدس صدیوں سے آپ کے تاریخِ وصال، ۱۴ رجب المرجب کو پوری شان و شوکت کے ساتھ منایا جاتا ہے، لاکھوں کی تعداد میں ہر مذہب و ملت کے لوگ حاضر ہو کر فیضان چشتیہ سے مستفیض ہوتے ہیں۔ آپ کا مزار شریف چھوٹا شیخ پورہ، نوادہ میں زیارت گاہ خواص و عام ہے۔